

شہر میں ایک ایسا پتھر ہے جس میں لوگوں کے کفن کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں لوگ یہاں آتے ہیں اسے بھوستے ہیں جو سنے اور تبرک حاصل کرتے ہیں اور اپنی ضروریات مانگتے ہیں۔ کیا واقعی اس پتھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں؟ کیا اس سے تبرک ہ

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

مسلمانوں کو جس چیز نے مباح یا مکروہ بنایا ہے یا حلال یا حرام بنایا ہے یا حلال یا حرام بنایا ہے یا حلال یا حرام بنایا ہے۔ بعض افراط کا شکار ہیں اور ان کا عقیدہ اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ خرافات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ پتھروں اور آمارا قدیر سے تبرک حاصل کرتے ہیں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور بعض مسلمان تفریط کا شکار ہیں کہ عقیدہ اور غیر ہمت یہ ہے کہ اسلام افراط و تفریط کے درمیان ایک دین وسط ہے۔ اسلام نے تمام قسم کے پتھروں سے تبرک حاصل کرنے کو باطل قرار دیا ہے۔ صرف حجر اسود اس محوم سے مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ وہ پتھر کی کوئی تاریخی حیثیت نہیں ہے۔ اس بات کی کوئی سند اور دلیل نہیں ہے کہ اس پتھر پر حضور صلی اللہ علیہ واکہ اس پر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی امت کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ ان کے قدموں کے نشان کو لمس کریں۔ انہیں متدس سمجھ کر ان سے تبرک حاصل کریں۔ اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے منع فرمایا ہے۔؟

تَعَدُّوا قَبْرِي حَيْثُ

قَبْرِي كَوْثَرٍ جَلَدٍ مَتَّانًا

سری حدیث ہے:

تَعَدُّوا قَبْرِي وَشَايِعِي

بت کی مانند نہ بناؤ جس کی پوجا کی جائے۔

ام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے بھی اسی سنت پر ہمیشہ عمل کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رضوان کے اس مشہور درخت کو کٹوا ڈالا تھا جس کے نیچے مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی۔ اس لیے کہ انہوں نے دیکھا کہ لوگ اس درخت کے پاس تبرک حاصل کرنے

حذا ما عهدى والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

حج اور عمرہ، جلد: 1، صفحہ: 202

محدث فتویٰ